پیامِ قرآن کی پیشکش

لحم الخنزیر کے متعلق

ایک غلط فہمی کا ازالہ

محمد شعیب

https://www.facebook.com/payamequran

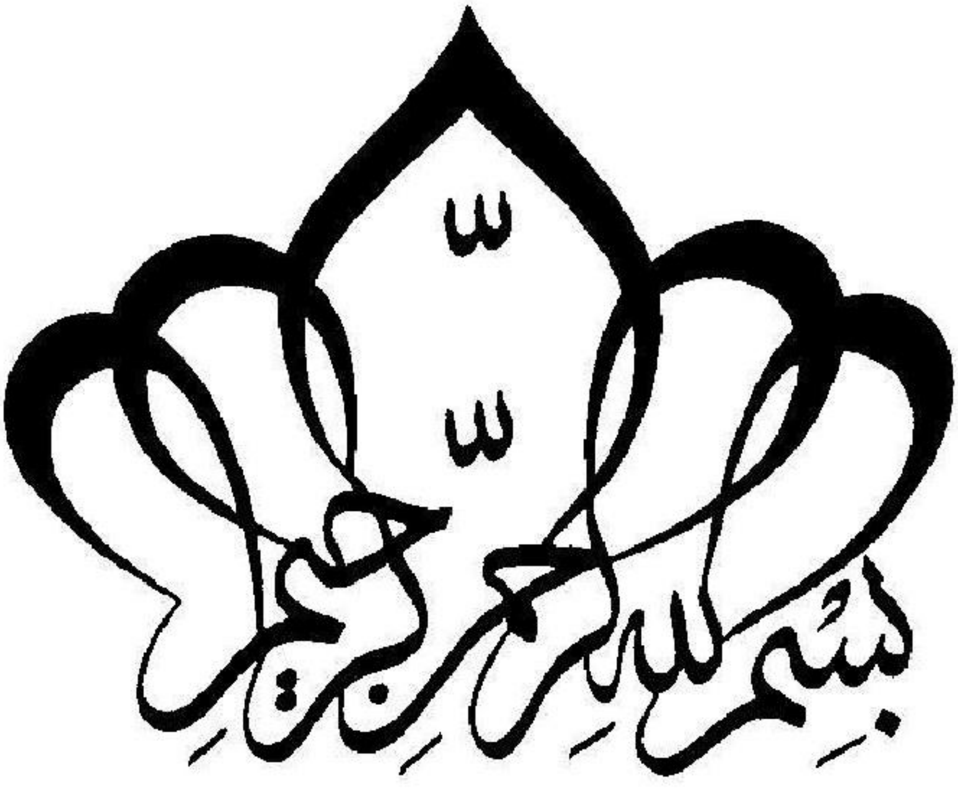
بسم الله الرحمن الرحيم

فرمانِ باری تعالیٰ

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةَ وَالدَّمَ وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيۡرِ اللّٰهِ‌ فَمَنِ اضۡطُرَّ غَيۡرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثۡمَ عَلَيۡهِ‌ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ البقرة ۱۷۳

بیشک تم پر حرام کیا گیا ہے مُردار، خون اور سور کا گوشت اور کوئی چیز نہ کھاؤ جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو ہاں جو شخص مجبوری کی حالت میں ہو اور وہ ان میں سے کوئی چیز کھالے بغیر اس کے کہ وہ نافرمانی کرے یا ضرورت کی حد سے تجاوز کرے، تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

ایک محترم جو کہ القرآنک پاور کے نام سے مشہور و معروف ہیں کی طرف سے دعوی کیا گیا ہے کہ قرآنی اصطلاح لحم الحریر جس کا ترجمہ قدیم و جدید ہر لغت میں سور کا گوشت کیا گیا ہے، غلط ہے ۔اور اس کا صحیح ترجمہ جانور کے جسم میں پائے جانے والے غدود ہیں۔

محترم اپنا دعوی ان الفاظ کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

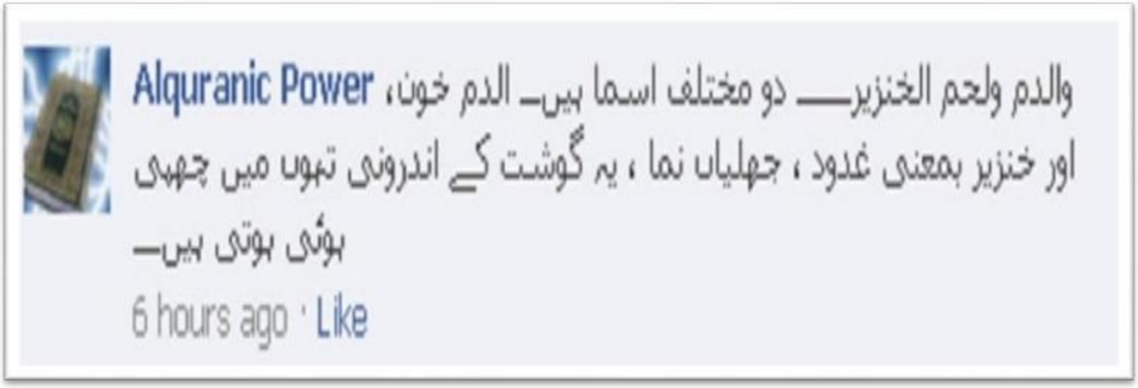

محترم نے اپنے دعوے کو مستحکم کرنے کے لیے دو کتب لغات کا نام غلام احمد پرویز صاحب کی لغات القرآن کے حوالے سے بتایا۔

ان کے الفاظ مندرجہ ذیل تھے۔

Alqurnic Power اور یہ معنی آپ کو لغت راغب اور مرزا ابو الفضل کی لغت غریب القران میں دستیاب ہوسکتے ہیں۔ (لغات القران از مفکر قران علامہ پرویز۔ جلد دوم۔صفحہ 621)
6 hours ago · Edited · Like

محترم کے اس دعوے کی تصدیق کے لیے سب سے پہلے ہم نے مفردات القرآن از امام راغب اصفہانی سے رجوع کیا۔

تو ہمیں خنزیر کے مندرجہ ذیل مفاہیم ملے۔

خنزير

قوله تعالى وجعل منها القردة والخنازير المائدة ، قيل عنى الحيوان المخصوص، وقيل عنى من أخلاقه وأفعاله مشابهة لأخلاقها، لا من خلقته خلقتها، والأمران مرادان بالآية، فقد روي أن قوما مسخوا خلقه وذلك ما أخرجه الطيالسي ص وأحمد عن ابن مسعود قال سألنا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القردة والخنازير، أهي من نسل

اليهود؟ فقال لا، إن الله لم يلعن قوما قط فمسخهم فكان لهم نسل، ولكن هذا خلق، فلما غضب الله على اليهود فمسخهم جعلهم مثلهم انظر الدر المنثور ؛ وفيه مجهول ، وكذا أيضا في الناس قوم إذا اعتبرت أخلاقهم وجدوا كالقردة والخنازير؛ وإن كانت صورهم صور الناس

(خ ن ز ر)

اَلْخِنْزِيْرُ کے معنیٰ سور کے ہیں۔ اور آیت کریمہ:
﴿وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ﴾ (۵۔۶۰)
اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا۔
میں بعض نے کہا ہے کہ خاص کر سور ہی مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے افعال و عادات بندر اور سور جیسے ہو گئے تھے۔ نہ کہ وہ بلحاظ صورت کے بندر اور سور بن گئے تھے۔ ❶ مگر زیر بحث آیت میں دونوں معنیٰ مراد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ مروی ہے کہ ایک قوم کی صورتیں مسخ ہو گئی تھیں اور وہ بندر اور سور بن گئے تھے۔ ❷ اسی طرح انسانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو شکل و صورت کے لحاظ سے گو انسان نظر آتے ہیں لیکن اخلاق و عادات کے اعتبار سے بندر اور سور بنے ہوئے ہیں۔

آپ نے امام راغب کے الفاظ پڑھ لیے ہوں گے اور آپ کو کہیں بھی غدود نامی کسی چیز کا ذکر نہیں ملا ہو گا۔ اور محترم نے پرویز صاحب کی لغات القرآن کے حوالے سے یہ دعوی کیا تھا کہ یہ دونوں مفاہیم راغب کی مفردات اور میرزا ابوالفضل کی غریب القرآن میں مل جائیں گے۔ مفردات تو ہم نے آپ قارئین کے سامنے پیش کردی۔ اب جناب میرزا ابوالفضل کی کتاب غریب القرآن سے اقتباس پیش کرتے ہیں ۔ اس میں بھی غدود وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔

غریب القرآن — ۱۰۶ — باب الخاء

چھوڑدو (اُنہیں جانے دو، اُن سے کسی طرح کا تعرض نہ کرو) ۔
تَخَلّٰی صاف اور خالی ہونا ۔ [س ۸۴ : ۴]

خَنْزَر
خِنْزِیْرٌ (۱) (= خَنْزَ + زُوْرٌ) سڑی گلی اور

غریب القرآن — ۱۰۷ — باب الخاء

ناقص چیز ۔
● قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر ۔۔۔ [س ۶ : ۱۴۶]
(۲) جمع خَنَازِیرٌ ۔ سُوْر ۔ [س ۵ : ۶۳]

میں چلنا ۔ کسی فضول بات یا بحث میں اُلجھنا ۔ [س ۹ : ۷۰]
خَوْضٌ (اِسم فعل) غوطه لگانا ۔ بیکار باتوں میں اُلجھنا ۔ [س ۵۲ : ۱۲]
خَائِضٌ (اِسم فاعل) وہ جو بیکار باتوں میں

حوالے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ میرزا صاحب نے کہیں غدودوں کا ذکر نہیں کیا۔ تاہم میرزا صاحب نے اپنا ایک خود ساختہ مرکب خنز نزر پیش کیا ہے۔ اور خنزیر کا معنی گلی سڑی اور ناقص چیز بیان کیا ہے۔

عربی میں **خنز** کا مطلب کسی چیز کا گلنا سڑنا ہی ہوتا ہے، خاص طور پر گوشت کا۔ لیکن **نزر** کا مطلب ناقص نہیں بلکہ کم مقدار ہے۔ حوالہ پیشِ خدمت ہے۔

نَزْر: قَلِيل little, small; inconsiderable, insignificant, negligible; trifle, insignificant amount

المورد طبع لبنان صفحہ نمبر ١١٦٦

میرزا صاحب کے مفہوم پہ یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ آخر وہ کون سی قوم تھی کہ جس سے اللہ پاک کو ڈر تھا کہ وہ نافرمانی کی راہ اختیار کرتے ہوئے گلا سڑا گوشت کھانا شروع ہو جائے گی۔ اور نزر کے اصل معنی یعنی کم مقدار کو چھوڑ اپنے مطلب کا مفہوم یعنی ناقص استعمال کرنے سے وہ کیا

حاصل کرنا چاہتے تھے۔ شاید وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان بیف چھوڑ کر مٹن کھانا شروع ہو جائیں اور اس طرح گاؤ ماتا جیسا مسئلہ شاید ہمیشہ کے لیے حل ہو جائے۔

خیر اصل چیز یہ ہے کہ محترم میرزا صاحب نے اپنے ایجاد کیے ہوئے مرکب کے حق میں لغتِ عرب سے کوئی حوالہ نہیں دیا اور نہ اس مرکب کے مروج ہونے کی کوئی مثال پیش کی۔

ابو الحسن اصفہانی اور میرزا ابو الفضل کے اسکین تو ہم نے قارئین کے سامنے پیش کر دے جن میں ہمیں غدود نامی کوئی چیز نہیں ملی جس کا محترم القرآنک صاحب کا دعوی تھا۔ بعد میں محترم نے اقرار کر لیا کہ انہوں نے خود ان دو کتب کا مطالعہ نہیں کیا تھا بلکہ جناب پرویز صاحب کی لغات القرآن میں سے نوٹ کیا تھا۔

Alqurանic Power جس چیز کی وضاحت ایک آیت میں موجود پائی جائے، دیگر آیات میں بھی اس کا وہی مطلب ہوتا ہے۔

جہاں تک ڈکشنری کی بات ہے، اور راغب اور ابو الفضل کی ڈکشنریز کا حوالہ میں نے دیا ہے۔ یہ میں نے لغات القران سے نوٹ کیا تھا۔ باقی راغب کی لغت اور ابوالفضل کی "غریب القران" چونکہ مجھے دستیاب نہیں ہوسکیں، اس لیے براہ راست ان سے تصدیق نہیں کرپایا۔ اور مفکر قران کی لغات القران کے حوالہ پہ ہی اکتفا کرنا پڑا۔

ممکن ہے کسی پرانی بڑی لائبریری میں یہ دونوں لغات دستیاب ہوجائیں تو وہاں آپ اپنی تسلی کر سکتے ہیں۔ یہ مفہوم وہاں موجود ہوگا۔

Wednesday at 6:00pm · Like

اب یہاں پہ سوال اٹھ سکتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ محترم پرویز صاحب نے لغات القرآن میں مندرجہ بالا کتب کے الفاظ کو غلط طور پر پیش کیا ہو اور اس وجہ سے محترم القرآنک صاحب غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہوں۔ اس لیے ہم نے پرویز صاحب کی لغات القرآن سے رابطہ کیا اور کم از کم اس موقع پر ہمیں پرویز صاحب کی علمی دیانت کی داد دینا پڑی کہ انہوں نے دونوں مصنفین کے پیش کردہ مفاہیم میں کوئی کمی بیشی نہیں کی تھی۔ حوالہ حاضر ہے۔

خ ن ز ر

اَلْخَنْزَرَةُ - موٹا ہونا - بڑا موٹا ہتھوڑا جس سے پتھر توڑے جاتے ہیں - اَلْخِنْزِیْرُ - سؤر - (جمع خَنَازِیْرُ) - خَنْزَرَ - اس نے خنزیر کے سے کام کئے - کسی کو کنکھیوں سے دیکھنے کیلئے بھی یہ لفظ آتا ہے**۔

قرآن کریم میں لحم خنزیر کا شمار حرام اشیاء کی فہرست میں ہؤا ہے (۲/۱۷۳)۔ نیز ان لوگوں کیلئے بھی یہ لفظ (خنزیر) آیا ہے جن کی سیرتیں مسخ ہو کر بد ترین حیوانوں جیسی ہو جائیں - (۵/۶۰) - راغب نے لکھا ہے کہ اس کا استعمال مسخ صورت اور مسخ سیرت دونوں کیلئے ہو سکتا ہے***۔ (نیز دیکھئے عنوان ق - ر - د) صاحب غریب القرآن نے اسے خَنِزَ + نَزْرٌ سے مرکب لکھا ہے جسکے معنے ہیں سڑی گلی اور ناقص چیز****

خنزیر (سؤر) کے متعلق یہ عجیب چیز ہے کہ اسے دنیا میں ہر جگہ قابل نفرت سمجھا جاتا ہے - حتٰی کہ یورپ کی جو قومیں اس کا گوشت کھاتی ہیں وہ بھی اس کے نام کو بطور گالی استعمال کرتی ہیں - خود بائبل میں اس کا ذکر اسی انداز سے آیا ہے -

* تاج - راغب - محیط۔ **تاج - ***راغب - ****میرزا ابوالفضل -

جیسا کہ مفہوم القرآن پڑھنے سے واضح ہو جاتا ہے کہ پرویز صاحب نے بھی میرزا ابوالفضل کے خود ساختہ مرکب کو رد کر دیا تھا اور ہر مقام پر خنزیر کا مطلب سور ہی لیا گیا ہے۔ اور مفردات القرآن میں تو امام اصفہانی نے کسی نئے مفہوم کا ذکر تک نہیں کیا اس لیے امید ہے یہاں تک لغات کے حوالے سے محترم القرآنک پاور کا پیدا کردہ ابہام قارئین سے ذہن سے دور ہو چکا ہو گا۔

محترم کا ایک موقف یہ بھی ہے کہ انہوں نے تصریفِ آیات کی رو سے سمجھا کہ یہاں لحم الحریر سے مراد سور کا گوشت نہیں بلکہ غدود کا گوشت ہے۔ لیکن یہاں محترم کے اخذ کردہ مفہوم پر ہمارے مندرجہ ذیل تحفظات ہیں۔

۔ کیا یہاں غدود سے مراد انسانی جسم میں پائے جانے والے عام غدود ہیں؟

اگر ایسا ہے تو ان کے لیے عربی میں ایک غیر مبہم اور واضح لفظ **غدت** موجود ہے۔ لغت سے کچھ غدود کے نام حاضر ہیں۔

غُدَّة [تشريح]	gland
غُدَّةُ البروستات	prostate gland, prostate
غُدَّةٌ تَنَاسُلِيَّة	gonad, sex gland
غُدَّةٌ ثَدْيِيَّة	mammary gland
الغُدَّةُ الحُلْوَة: بَنْكِرِيَاس	pancreas
غُدَّةٌ خارِجِيَّةُ الإفراز	exocrine gland
غُدَّةٌ دَرَقِيَّة	thyroid gland, thyroid
غُدَّةٌ دَمْعِيَّة	lacrimal gland, tear gland
غُدَدٌ دُهْنِيَّة	sebaceous glands
غُدَّةٌ صَعْتَرِيَّة	thymus
غُدَّةٌ صَمَّاء	endocrine gland, ductless gland
غُدَّةٌ صَنَوْبَرِيَّة	pineal body, pineal gland, pineal organ, pineal, epiphysis
غُدَّةٌ عَرَقِيَّة	sweat gland

تو آخر قرآن نے ایک واضح لفظ کو چھوڑ کر ایک مبہم لفظ خنزیر کیوں استعمال کیا جسے قرآن ایک جانور کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔ جس نے دنیا کے بڑے بڑے ماہرینِ لغت کو مغالطے میں ڈال دیا اور وہ صدیوں تک لحمِ خنزیر سے سور کا گوشت ہی مراد لیتے رہے یہاں تک کہ ہندوستان میں وحی

نازل ہوئی کہ کدھر بھٹکے جاتے ہو، لحم الحریر کا مطلب تو غدودوں کا گوشت ہے۔ کیا یہ قرآن کے کتابِ مبین ہونے کے دعوی کے خلاف نہیں ہے؟

۔ کیا اس آیت میں خنزیر سے مراد بیماری سے پیدا ہونے والے غدود ہیں؟

اگر یہاں بیماری کے نتیجے میں پیدا ہونے والے غدود ہیں تو کیا کوئی شخص اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے بیمار جانور کا گوشت کھاتا ہے؟ لوگ اللہ پاک کے حکم کی نافرمانی کرتے ہوئے جھٹکے کا گوشت کھاتے ہیں، پیروں کے آستانوں پہ ذبح ہونے والے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں، حکمِ الٰہی کی نافرمانی میں خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں لیکن کیا آپ نے بیمار جانور کا گوشت کسی کی مرغوب غذا دیکھی ہے؟ پرویز صاحب نے یہاں ہوس پروری کی اصطلاح استعمال کی ہے پھر اللہ پاک کو یہ اعلان کیوں کرنا پڑا کہ مجبور ہو جاوء تو کھا لینا لیکن حد سے نا بڑھنا۔ کون بیمار جانور کا گوشت کھانے میں حد سے بڑھتا ہے؟ کون بیمار گوشت کو ہوس پروری کے لیے استعمال کرتا ہے؟

۔اگر خنزیر سے آپ تصرفِ آیات کے نتیجے میں غدود مراد لیتے ہیں تو غدود ایک مستقل لفظ ہے اس کے ساتھ لحم کا لاحقہ لگانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا کبھی کسی کو دماغ کا گوشت یا آنکھ کا گوشت جیسے الفاظ کہتے ہوئے سنا ہے؟

حرفِ آخر

لحم الحسریر سے مراد سور کا گوشت ہی ہے جس کے کھانے سے قرآن میں منع کیا گیا ہے ہر اور یہ ممانعت ہر امت کے دور میں رہی ہے۔

<u>وما علینا الا البلاغ</u>